More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سبق 3

ریاست

(State)

فہرست

نمبر شمار		مضامین	صفحہ نمبر
01	حصہ الف	کثیر الانتخابی سوالات	41
02	حصہ ب	مختصر سوالات کے جوابات	43
		ریاست کے فرائض	43
		ریاست کی تعریف	43
		اسلامی ریاست کے عناصر	44
		اسلامی ریاست کے مقاصد	45
03	حصہ ج	بیانیہ سوالات کے جوابات	46
		ریاست کی تعریف اور اس کے لازمی عناصر	46
		اسلامی ریاست کے عناصر	48
		فلاحی ریاست میں ذرائع ابلاغ کا کردار	50
		ریاست کے اہم فرائض	51
		فلاحی ریاست اور ذرائع ابلاغ عامہ	53
		اطلاعات ٹیکنالوجی	54
		ریاست کی تعریف اور اسلامی ریاست کے عناصر	54
04		درسی کتاب کی مشق	56

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لیے درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

1- تمام معاشرتی اداروں میں سب سے زیادہ اہم ہے:

(الف) حکومت (ب) مقننہ (ج) عدلیہ (د) ریاست

2- ریاست کے عناصر یا اوصاف ہوتے ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

3- اس کے بغیر ریاست کا تصور ناممکن ہے:

(الف) آبادی (ب) علاقے (ج) حکومت (د) اقتدارِ اعلیٰ

4- افلاطون نے ریاست میں موجود افراد کی تعداد بتائی ہے:

(الف) 3ہزار40افراد (ب) 4ہزار40افراد (ج) 5ہزار40افراد (د) 6ہزار40افراد

5- ارسطو کے خیال میں ریاست میں آبادی کی تعداد ہونی چاہیے:

(الف) 7سے20ہزار (ب) 10ہزار سے1لاکھ (ج) 15ہزار سے2لاکھ (د) 20ہزار سے5لاکھ

6- جدید زمانے کا مفکر ______ بھی کم آبادی کی حمایت کرتا تھا:

(الف) افلاطون (ب) ارسطو (ج) روسو (د) لاسکی

7- زیادہ آبادی والی ریاستوں میں شامل ہے:

(الف) چین اور بھارت (ب) چین اور افغانستان (ج) چین اور ترکی (د) چین اور ایران

8- چین کی آبادی زیادہ ہے:

(الف) 130 (ب) 130 (ج) 130لاکھ سے (د) 130ملین سے

9- بھارت کی آبادی اتنے کروڑ سے زیادہ ہے:

(الف) 105 (ب) 110 (ج) 120 (د) 130

10- ریاست کا دوسرا طبعی عنصر ہے:

(الف) آبادی (ب) علاقہ (ج) حکومت (د) اقتدارِ اعلیٰ

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

11- موجودہ چھوٹی ریاستوں میں سرفہرست ہیں:

(الف) منا کو اور نا ؤرو (ب) منا کو اور ٹوالو (ج) ٹوالو اور نا ؤرو (د) منا کو ٹوالو اور نا ؤرو

12- دنیا کی بڑی ریاستوں میں شمار کی جاتی ہیں:

(الف) ماسکو اور میکسیکو (ب) رشین فیڈریشن اور کینیڈا (ج) منا کو اور ٹوالو (د) ناؤرو اور ماسکو

13- ریاست کا تیسرا عنصر ہے:

(الف) اقتدارِ اعلیٰ (ب) آبادی (ج) حکومت (د) علاقہ

14- حکومت کے اتنے شعبے ہوتے ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

15- ریاست کا چوتھا اہم عنصر ہے:

(الف) حکومت (ب) آبادی (ج) اقتدارِ اعلیٰ (د) علاقہ

16- اسلامی ریاست میں اس کو مکمل آزادی ہوتی ہے:

(الف) عدلیہ (ب) مقننہ (ج) عاملہ (د) مقتدرِ اعلیٰ

جوابات

(1) د	(2) ج	(3) الف	(4) ج	(5) ب
(6) ج	(7) الف	(8) ب	(9) الف	(10) ب
(11) الف	(12) ب	(13) ج	(14) ب	(15) ج
(16) الف				

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

حصہ ب مختصر جواب کے سوالات

سوال نمبر 1 ریاست کے چار فرائض تحریر کیجیے۔

جواب: ریاست کے فرائض:

ریاست کے چار فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ملکی دفاع اور سالمیت:

ریاست کا یہ لازمی فرض ہے کہ وہ ملکی دفاع اور سالمیت کے لیے ایک مضبوط اور اعلیٰ تربیت یافتہ فوج رکھے۔

2۔ داخلی امن وامان کا قیام:

ریاست کے اندر امن وامان قائم رکھنا بھی ریاست کی لازمی ذمہ داری ہے تاکہ شہریوں کی جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔ اس مقصد کے لیے ریاست ایک منظم "پولیس کا ادارہ" رکھتی ہے۔ ریاست ایسے قوانین بناتی ہے جس سے مجرم کو مجرم کی معقول سزا ملتی ہے اور جرائم کی ہر طرح سے حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

3۔ عدل وانصاف کی فراہمی:

شہریوں کے حقوق اور آزادی کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ریاست انہیں جلد اور سستا انصاف مہیا کرے۔ اس کے لیے آزاد عدالتی نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ آزاد عدالتی نظام میں عدلیہ عاملہ کے اثر ورسوخ سے آزاد ہوتی ہے اور قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہوتے ہیں۔

4۔ بین الاقوامی تعلقات کا فروغ:

ریاستوں کے باہمی تعلقات بین الاقوامی تعلقات کہلاتے ہیں۔ آج ریاستوں کے مسائل اتنے بڑھ چکے ہیں کہ کوئی بھی ریاست دوسری ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔ غریب اور ترقی پذیر ممالک کو امداد لینا ہوتی ہے اور ترقی یافتہ ممالک کو مال کی کھپت کے لیے منڈیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کے قیام کے لیے ریاست "محکمہ امور خارجہ" قائم کرتی ہے۔ یہ محکمہ براہ راست حکومت کے ماتحت ہوتا ہے۔ خارجہ پالیسی میں قومی مفاد کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2 ریاست کی تعریف مختلف مفکرین کے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: ریاست کی تعریف:

مختلف مفکرین نے ریاست کی تعریف مختلف الفاظ میں بیان کی ہے جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(i) "یہ خاندانوں اور دیہات کا ایسا مجموعہ ہے جس کا مقصد ایک مکمل اور خودکفیل زندگی بسر کرنا ہے۔" (ارسطو Aristotle)

(ii) "ریاست ایسے لوگوں کو کہتے ہیں جو قانون سے فائدہ اٹھانے کیلئے ایک خاص علاقے میں منظم ہوں۔"

(وڈرو ولسن Woodro Wilson)

(iii) "ریاست ایک اخلاقی حقیقت ہے جو اس وقت قائم ہوتی ہے جب عوام کی خاصی تعداد ایک مخصوص علاقے پر آباد ہو جائے اور وہ ایک ایسی حکومت کے ماتحت ہو جائے جو اندرونی معاملات میں ان کے اقتدارِ اعلیٰ کے اظہار کا ذریعہ ہو اور بیرونی معاملات میں دوسری حکومتوں سے آزاد ہو۔" (گلکرائسٹ Gilchrist)

(iv) "ایک مخصوص علاقے میں عوام کے ایسے منظم گروہ کو ریاست کہتے ہیں جو بیرونی دباؤ سے آزاد ہو' اپنی منظم حکومت رکھتا ہو اور اس حکومت کو قانون وضع کرنے اور اس علاقے کے تمام عوام اور عوام کے تشکیل کردہ اداروں پر نافذ کرنے کے اختیارات حاصل ہوں۔"

(گیٹل Gettle)

(v) "ریاست ایک ایسا علاقائی معاشرہ ہے جو حکومت اور شہریوں میں تقسیم ہو جو اپنے علاقے میں دوسرے تمام معاشرتی اداروں پر برتری رکھتا ہو۔" (لاسکی Laski)

(vi) "ریاست افراد کی وہ جماعت ہے جو مستقل طور پر کسی خاص علاقے میں رہائش پذیر ہو۔ تقریباً تمام بیرونی اثرات سے آزاد ہو' ایک منظم حکومت رکھتی ہو اور اس کی اطاعت اس علاقے کے باشندوں کی اکثریت عادتاً کرتی ہو جو اپنے علاقے کے جملہ داخلی اور خارجی امور میں بالکل آزاد ہو۔" (گارنر Garner).

سوال نمبر 3 اسلامی ریاست میں ریاست کے عناصر کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ مختصراً بیان کیجیے۔

Karachi Board 2007

جواب: ریاست کے عناصر:

اسلامی ریاست کے لیے بھی آبادی' علاقہ' حکومت اور اقتدارِ اعلیٰ چار عناصر لازمی ہیں۔ البتہ اسلامی ریاست میں ان عناصر کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔

1۔ آبادی:

اسلامی ریاست میں آبادی کو دو حصوں میں (یعنی مسلم اور غیر مسلم) منقسم کیا جاتا ہے۔ غیر مسلم آبادی کو "ذمی" کا نام دیا جاتا ہے۔ ذمیوں کی جان ومال' عزت وآبرو کی حفاظت کرنا اسلامی ریاست کا فرض ہے۔ اس تحفظ کے عوض اسلامی ریاست ذمیوں سے ایک معمولی ٹیکس "جزیہ" وصول کرتی ہے۔ سربراہِ مملکت اور چند دوسرے کلیدی عہدوں کے علاوہ باقی تمام عہدوں پر فائز ہونے کا ذمیوں کو بھی مسلمان شہریوں کے مساوی حق حاصل ہوتا ہے۔

2۔ علاقہ:

اسلامی ریاست کے لیے اپنا علاقہ ہونا ضروری ہے۔ اسلامی ریاست اپنے علاقے سے نہیں بلکہ نظریہ سے پہچانی جاتی ہے۔ اسلام پوری

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

دنیا کو اپنے دائرہ میں لاکر ایک عالمگیر ریاست قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ دنیا میں احکامات خداوندی کا مکمل نفاذ ہو۔ ظلم و زیادتی کا خاتمہ ہو۔ امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہو سکے۔

3۔ حکومت:

اسلامی ریاست کا نظام حکومت بھی تین اداروں مقننہ، عاملہ اور عدلیہ پر مشتمل ہے۔ مقننہ کے فرائض خلیفۃ المسلمین کی سربراہی میں ایک مجلس شوریٰ انجام دیتی ہے۔ تمام قوانین قرآن اور احادیث کی روشنی میں وضع کیے جاتے ہیں۔ عاملہ کا سربراہ خلیفہ ان تمام امور کی نگرانی کرتا ہے جو اسے شریعت کی جانب سے دیے گئے ہیں۔ خلیفہ عوام کی رائے سے منتخب کیا جاتا ہے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کے سلسلے میں اللہ اور عوام دونوں کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست میں عدلیہ پوری طرح آزاد ہوتی ہے۔ خلیفہ یا مجلس شوریٰ اس پر دباؤ نہیں ڈال سکتے۔ عدلیہ بوقت ضرورت خلیفۂ وقت کو بھی بطور گواہ یا ملزم طلب کر سکتی ہے۔

4۔ اقتدارِ اعلیٰ:

اسلام کے سیاسی نظریات میں اقتدارِ اعلیٰ سے مراد ایک ایسی قوت ہے جو مملکت میں قانون بنانے اور اسے نافذ کرنے کی اہلیت رکھتی ہو اور جس کی ہستی اور طاقت لامحدود ہو۔ یہ ہستی اپنی طاقت و اقتدار میں واحد اور لاشریک ہو۔ غیر فانی ہو۔ اس کی تمام کائنات پر حکمرانی ہو۔ اس کے اختیار اور اس کے بنائے ہوئے قانون میں ردوبدل کرنے کا کوئی دوسرا مجاز نہ ہو۔ قرآن پاک میں یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ کی بیان کی گئی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''حکومت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جو بالادست اور بڑا ہے۔'' (یوسف:40)

اسلامی حکومت میں تمام فیصلے قرآن و سنت کے مطابق کیے جاتے ہیں۔ اکثریت تو کجا تمام عوام مل کر بھی قرآن و سنت کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے۔

''خباثت اور پاکیزگی کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ خواہ خباثت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔'' (المائدہ: 100)

سوال نمبر 4 اسلامی ریاست کے اہم مقاصد بیان کیجیے۔

Karachi Board 2009-2010

جواب: **اسلامی ریاست کے اہم مقاصد:**

اسلامی ریاست کے قیام کے اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

(i) اسلامی ریاست کے قیام کا سب سے پہلا مقصد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کے اقتدارِ اعلیٰ کو قائم کرنا ہے۔

(ii) اسلامی ریاست قرآنی ضابطوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق قائم کی جاتی ہے۔

(iii) اسلامی ریاست عدل و انصاف، امن و امان اور قانونی و سیاسی برابری قائم کرتی ہے۔

(iv) نظامِ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا قیام بھی اسلامی ریاست کے اعلیٰ ترین مقاصد میں شامل ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(v) نظامِ صلوٰۃ وزکوٰۃ کا قیام اسلامی ریاست کا اہم مقصد ہے۔

(vi) اسلامی ریاست میں باشندوں کو مغربی طرز پر عام اور کھلی آزادی حاصل نہیں ہوتی بلکہ محدود آزادی میسر ہوتی ہے۔

(vii) نظامِ خلافت و نیابت کا عملی نفاذ بھی اسلامی ریاست کے فرائض میں شامل ہے۔

(viii) اسلامی ریاست میں حکومتِ وقت اپنے فرائض کی انجام دہی میں مجلس شوریٰ سے مشورہ کرتی ہے۔

(ix) ملتِ اسلامیہ کی نشوونما اور مسلم بھائی چارہ کا فروغ بھی اسلامی ریاست کا مقصد ہے۔

حصہ ج تفصیلی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1 **ریاست کی تعریف کیجیے اور اس کے عناصر بیان کیجیے۔۔یا۔۔مختلف مفکرین کے حوالے سے ریاست کی تعریف کیجیے۔اس کے لازمی عناصر بھی تفصیل سے تحریر کیجیے۔** **Karachi Board 2006 -2009**

جواب: **ریاست کی تعریف:**

مختلف ماہرینِ علم شہریت نے ریاست کی تعریف مختلف الفاظ میں بیان کی ہے۔ان میں سے چند اہم ماہرینِ علم شہریت کی ریاست کی پیش کردہ تعریفات حسبِ ذیل ہیں:

1۔ **ارسطو (Aristotle):**

''یہ خاندانوں اور دیہات کا ایسا مجموعہ ہے جس کا مقصد ایک مکمل اور خود کفیل زندگی بسر کرنا ہے۔''

2۔ **وڈرو وِلسن (Woodro Wilson):**

''ریاست ایسے لوگوں کو کہتے ہیں جو قانون سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک خاص علاقے میں منظم ہوں۔''

3۔ **گلکرائسٹ (Gilchrist):**

''ریاست ایک اخلاقی حقیقت ہے جو اس وقت قائم ہوتی ہے جب عوام کی خاصی تعداد ایک مخصوص علاقے پر آباد ہو جائے اور وہ ایک ایسی حکومت کے ماتحت ہو جائے۔جو اندرونی معاملات میں ان کے اقتدارِ اعلیٰ کے اظہار کا ذریعہ ہو اور بیرونی معاملات میں دوسری حکومتوں سے آزاد ہو۔''

4۔ **گیٹل (Gettel):**

''ایک مخصوص علاقے میں عوام کے ایسے منظم گروہ کو ریاست کہتے ہیں جو بیرونی دباؤ سے آزاد ہو۔اپنی منظم حکومت رکھتا ہو اور اس حکومت کو قانون وضع کرنے اور اس علاقے کے تمام عوام اور عوام کے تشکیل کردہ اداروں پر نافذ کرنے کے اختیارات حاصل ہوں۔''

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

5۔ لاسکی (Laski):

''ریاست ایک ایسا علاقائی معاشرہ ہے جو حکومت اور شہریوں میں تقسیم ہو جو اپنے علاقے میں دوسرے تمام معاشرتی اداروں پر برتری رکھتا ہو۔''

6۔ گارنر (Garner):

''ریاست افراد کی وہ جماعت ہے جو مستقل طور پر کسی خاص علاقے میں رہائش پذیر ہو۔ تقریباً تمام بیرونی اثرات سے آزاد ہو۔ ایک منظم حکومت رکھتی ہو اور اس کی اطاعت اس علاقے کے باشندوں کی اکثریت عادتاً کرتی ہو۔ جو اپنے علاقے کے جملہ داخلی اور خارجی امور میں بالکل آزاد ہو۔''

ریاست کے عناصر (Elements of the State):

ریاست چار عناصر یا اوصاف پر مشتمل ہوتی ہے یعنی:

1۔ آبادی 2۔ علاقہ 3۔ حکومت 4۔ اقتدار اعلیٰ

1۔ آبادی (Population):

آبادی کے بغیر ریاست کا تصور ناممکن ہے۔ بالالفاظ دیگر ریاست انسانی اجتماع کی مخصوص معاشرتی تنظیم کا نام ہے۔ ریاست کی آبادی کی تعداد میں ماہرین میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ افلاطون کا خیال ہے کہ ریاست 5 ہزار 40 افراد پر مشتمل ہونی چاہیے۔ ارسطو کے خیال میں 10 ہزار سے ایک لاکھ تک افراد ہونے چاہییں۔ جدید زمانہ میں روسو بھی کم آبادی کی حمایت کرتا ہے۔ اس کے نزدیک 10 ہزار کی آبادی کافی ہے لیکن ان اعداد و شمار کا اطلاق موجودہ زمانے میں کہیں نہیں ہو رہا۔ آج ریاستوں کی آبادی لاکھوں سے کروڑوں تک ہے۔ کم آبادی والی ریاستوں میں ٹوالو (Tuvalu) اور ناؤرو (Nauru) کے نام سرفہرست ہیں۔ ان کی آبادی بالترتیب 10 ہزار 3 سو اور 10 ہزار 4 سو ہے۔ زیادہ آبادی والی ریاستوں میں چین اور بھارت کا نام آتا ہے۔ چین کی آبادی 130 کروڑ اور بھارت کی آبادی 105 کروڑ سے زیادہ ہے۔

2۔ علاقہ (Territory):

ریاست کا دوسرا طبعی عنصر علاقہ ہے۔ ریاست کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ آبادی کسی مخصوص خطہ اراضی پر آباد ہو کر مستقل سکونت اختیار کرے۔ خانہ بدوشوں کی زندگی بسر کرنے والے لوگ ریاست کی تشکیل نہیں کر سکتے۔

آبادی کی طرح علاقے کی وسعت کے بارے میں بھی ماہرین میں ہمیشہ بحث و مباحثہ ہوتا رہا ہے۔ قدیم یونانی مفکرین کی رائے ہے کہ وسیع و عریض سلطنتیں کمزور ہوتی ہیں کیوں کہ ان میں نظم و نسق قائم رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر دور جدید میں یہ رائے بدل گئی ہے۔ مواصلات کی ترقی اور ذرائع آمد و رفت میں اس قدر آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں کہ وسیع علاقوں پر بھی آسانی کے ساتھ حکومت کی جا سکتی ہے۔ دنیا میں مختلف حدود اور وسعت کی ریاستیں قائم رہی ہیں۔ قدیم یونان میں شہری ریاستیں تھیں جن کی وسعت آج کل کی اوسط درجہ کی بلدیہ سے بڑی نہ تھیں مگر قدیم زمانے میں سلطنت روما' برطانیہ سے لے کر مصر اور شام تک پھیلی ہوئی تھی۔ موجودہ چھوٹی ریاستوں میں مناکو اور ناؤرو سرفہرست ہیں۔ ان کا رقبہ بالترتیب 1.95 مربع

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

کلومیٹر اور 21 مربع کلومیٹر ہے۔ رشین فیڈریشن اور کینیڈا کا شمار دنیا کی بڑی ریاستوں میں ہوتا ہے۔ رشین فیڈریشن 70,75,400 مربع کلومیٹر اور کینیڈا 99,70,610 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔

ریاستوں کی سرحدوں کا تعین کرنے کے لیے صرف فوج اور دفاع کے مسائل پیدا نہیں ہوتے بلکہ بین الاقوامی تعلقات اور قوانین کے مسائل بھی ہوتے ہیں۔ بری سرحدوں کا تعین حد بندی کے نشانات سے کیا جاتا ہے۔ اگر ریاستوں کے درمیان پہاڑ ہوں تو بارش کے بہاؤ کے مطابق پہاڑوں کی چوٹیوں پر سرحد مقرر کی جاتی ہے۔ سمندری سرحد کو ساحل سے 12 میل تک تصور کیا جاتا ہے۔ ہوائی جہازوں کی ایجاد سے قبل ریاستوں کی کوئی آسمانی سرحد نہ ہوتی تھی مگر ان کی ایجاد کے بعد یہ سرحد آسمان تک تصور کر لی گئی ہے۔

3۔ حکومت (Government):

ریاست کا تیسرا عنصر حکومت ہے۔ محض علاقے اور آبادی کی بنا پر ریاست معرض وجود میں نہیں آتی۔ جب تک کسی علاقے میں رہنے والے لوگ سیاسی طور پر منظم نہ ہوں اور ان کی اپنی حکومت نہ ہو تو وہ ریاست تشکیل نہیں دے سکتے۔ حکومت کے ذریعے ہی ریاست کے کام انجام دیے جاتے ہیں۔ حکومت کے تین شعبے (Organs) مقننہ، عاملہ اور عدلیہ ہوتے ہیں۔ مقننہ ملک کے لیے قوانین وضع کرتی ہے۔ عاملہ قوانین کو ملک میں نافذ کرتی ہے اور ملکی نظم و نسق چلاتی ہے۔ عدلیہ قوانین کے مطابق مقدمات کے فیصلے کرتی ہے اور عدل و انصاف کا قیام عمل میں لاتی ہے۔

4۔ اقتدارِ اعلیٰ (Sovereignty):

ریاست کا چوتھا لازمی عنصر اقتدار اعلیٰ ہے۔ اس کے بغیر کوئی ریاست' ریاست کے زمرے میں شامل نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ عنصر ہے جو ریاست کو دوسرے تمام معاشرتی اداروں سے ممتاز کرتا ہے۔ اقتدار اعلیٰ سے مراد وہ قوت ہے جس کی بدولت ریاست اندرونی اور بیرونی طور پر آزاد اور خود مختار ہوتی ہے۔ اسے اپنی حدود کے اندر تمام افراد اور اداروں پر مکمل قانونی بالا دستی ہوتی ہے۔ ریاست میں رہنے والے ہر فرد کو اس کے قانون کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ ریاست کے اس مکمل اندرونی اختیار کو ''اندرونی اقتدار اعلیٰ'' کہا جاتا ہے لیکن ریاست بیرونی کنٹرول سے بھی آزاد ہوتی ہے اور اسے اس کی پوری آزادی حاصل ہوتی ہے کہ وہ جس طرح چاہے دوسرے ممالک سے تعلقات قائم کرے۔ بیرونی معاملات میں ریاست کو جو آزادی حاصل ہوتی ہے اسے ''بیرونی اقتدار اعلیٰ'' کہا جاتا ہے۔ اس طرح اقتدار اعلیٰ دونوں اقسام کے اقتدار اعلیٰ کے مجموعے کا نام ہے۔ مشہور فرانسیسی مفکر جین بودین (Jean Bodin) کے مطابق ''اقتدار اعلیٰ رعایا (عوام) اور شہریوں پر وہ اعلیٰ اختیار ہے جو کسی قانون کا پابند نہیں ہوتا۔'' 1947ء سے قبل ہندوستان کو ریاست نہیں کہا جاسکتا تھا کیوں کہ اس کا اقتدار اعلیٰ برطانیہ کے پاس تھا۔

سوال نمبر 2 اسلامی ریاست کے عناصر اور مقاصد تحریر کیجیے۔ **Karachi Board 2006**

جواب: **اسلامی ریاست کے عناصر:**

اسلامی ریاست کے لیے بھی آبادی' علاقہ' حکومت اور اقتدارِ اعلیٰ چار عناصر لازمی ہیں۔ البتہ اسلامی ریاست میں ان چار عناصر کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

1۔ آبادی:

اسلامی ریاست کی آبادی مسلم اور غیر مسلم دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ غیر مسلم "ذمی" کہلاتے ہیں۔ ذمیوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنا اسلامی ریاست کا فرض ہے۔ اس حفاظت کے عوض اسلامی ریاست میں ذمیوں سے ایک معمولی ٹیکس "جزیہ" وصول کیا جاتا ہے۔ سربراہ مملکت اور چند دوسرے کلیدی عہدوں کے علاوہ باقی تمام عہدوں پر فائز ہونے کا ذمیوں کو بھی مسلمان شہریوں کے مساوی حق حاصل ہوتا ہے۔

2۔ علاقہ:

اسلامی ریاست کے لیے اپنا علاقہ ہونا ضروری ہے۔ اسلامی ریاست اپنے علاقے سے نہیں بلکہ نظریہ سے پہچانی جاتی ہے۔ اسلام پوری دنیا کو اپنے دائرہ میں لا کر ایک عالمگیر ریاست قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ دنیا میں احکامات خداوندی کا مکمل نفاذ ہو۔ ظلم و زیادتی کا خاتمہ ہو اور امن و خوشحالی کا دور دورہ ہو سکے۔

3۔ حکومت:

اسلامی ریاست کا نظامِ حکومت بھی تین اداروں مقننہ، عاملہ اور عدلیہ پر مشتمل ہے۔ مقننہ کے فرائض خلیفۃ المسلمین کی سربراہی میں ایک مجلس شوریٰ انجام دیتی ہے۔ تمام قوانین قرآن اور احادیث کی روشنی میں وضع کیے جاتے ہیں۔ عاملہ کا سربراہ خلیفہ ان تمام امور کی نگرانی کرتا ہے جو اسے شریعت کی جانب سے دیے گئے ہیں۔ خلیفہ عوام کی رائے سے منتخب کیا جاتا ہے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کے سلسلے میں اللہ اور عوام دونوں کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست میں عدلیہ پوری طرح آزاد ہوتی ہے۔ خلیفہ یا مجلس شوریٰ اس پر دباؤ نہیں ڈال سکتے۔ عدلیہ بوقت ضرورت خلیفۂ وقت کو بھی بطور گواہ یا ملزم طلب کر سکتی ہے۔

4۔ اقتدارِ اعلیٰ:

اسلام کے سیاسی نظریات میں اقتدارِ اعلیٰ سے مراد ایک ایسی قوت ہے جو مملکت میں قانون بنانے اور اسے نافذ کرنے کی اہلیت رکھتی ہے اور جس کی ہستی اور طاقت لامحدود ہو۔ یہ ہستی اپنی طاقت و اقتدار میں واحد اور لاشریک ہو، غیر فانی ہو، اس کی تمام کائنات پر حکمرانی ہو۔ اس کے اختیار اور اس کے بنائے ہوئے قانون میں رد و بدل کرنے کا کوئی دوسرا مجاز نہ ہو۔ قرآن کریم میں یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ کی بیان کی گئی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حکومت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ جو بالادست اور بڑا ہے۔ (یوسف:40)

اسلامی حکومت میں تمام فیصلے قرآن و سنت کے مطابق طے کیے جاتے ہیں۔ اکثریت تو کجا تمام عوام مل کر بھی قرآن و سنت کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

"خباثت اور پاکیزگی کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ خواہ خباثت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔" (المائدہ:100)

اسلامی ریاست کے مقاصد (Purposes of the Islamic State):

اسلامی ریاست وہ اعلیٰ و ارفع ادارہ ہے جہاں شریعت محمدیؐ اور دین اسلام کے قوانین کا نفاذ ہو اور لوگوں کے دینی اور دنیاوی معاملات ان ہی قوانین کے تحت چلائے جائیں۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد 623ء میں میثاقِ مدینہ کے تحت ریاستِ مدینہ یا اسلامی ریاست کی تشکیل کی اور نبی کریمؐ اس ریاست کے پہلے حکمران بنے۔ اسلامی ریاست کے قیام کے اہم مقاصد حسب ذیل ہیں:

(i) اسلامی ریاست کے قیام کا سب سے پہلا مقصد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کے اقتدارِ اعلیٰ کو قائم کرنا ہے۔

(ii) اسلامی ریاست قرآنی ضابطوں اور رسولؐ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق قائم کی جاتی ہے۔

(iii) اسلامی ریاست عدل وانصاف' امن وامان اور قانونی وسیاسی برابری قائم کرتی ہے۔

(iv) نظام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا قیام بھی اسلامی ریاست کے اعلیٰ ترین مقاصد میں شامل ہے۔

(v) نظام صلوٰۃ وزکوٰۃ کا قیام اسلامی ریاست کا اہم مقصد ہے۔

(vi) اسلامی ریاست میں باشندوں کو مغربی طرز پر عام اور کھلی آزادی حاصل نہیں ہوتی بلکہ محدود آزادی میسر ہوتی ہے۔

(vii) نظامِ خلافت ونیابت کا عملی نفاذ بھی اسلامی ریاست کے فرائض میں شامل ہے۔

(viii) اسلامی ریاست میں حکومتِ وقت اپنے فرائض کی انجام دہی میں مجلسِ شوریٰ سے مشورہ کرتی ہے۔

(ix) ملتِ اسلامیہ کی نشوونما اور مسلم بھائی چارہ کا فروغ بھی اسلامی ریاست کا مقصد ہے۔

(x) اسلامی ریاست میں عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کا حق اسی حالت میں دیا گیا ہے جب حکومت اسلامی بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرے۔ عوام اور حکومت میں اختلاف کی صورت میں تمام مسائل کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کے مطابق کرنے کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے اسلامی ریاست کے مندرجہ بالا مقاصد کی تائید وتوثیق بخوبی ہوجاتی ہے:

''تم وہ بہترین جماعت ہو' جسے نوع انسان کی بھلائی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔'' (ال عمران: 110)

سوال نمبر 3 فلاحی ریاست میں ذرائع ابلاغ کے کردار کا جائزہ لیجیے۔

جواب: **فلاحی ریاست میں ذرائع ابلاغ کا کردار:**

فلاحی جمہوری ریاستوں میں پریس بالکل آزاد ہوتا ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان ریاستوں کی اجتماعی اقدار کو برقرار رکھنے' حکمرانوں کا احتساب کرنے' مجموعی سوچ کو قومی رکھنے اور قوم کو سیاسی شعور عطا کرنے میں سب سے اہم کردار پریس ہی ادا کرتا ہے۔ صحافیوں کی رسائی حکومت اور اقتدار کے انتہائی خفیہ گوشوں تک ہوتی ہے اور وہ سب چیزوں پر نظر رکھتے ہیں۔ ایک صحافی کی وجہ سے ہی 1974ء میں امریکی صدر رچرڈ نکسن (Richard Nixon) کو وائٹ ہاؤس چھوڑنا پڑا تھا۔ دوسری طرف صحافی بھی نہایت ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور اپنے مقصد کے لیے قربانی دینا بھی جانتے ہیں۔ ورنہ ان کو بھی غلط الزام کے جرم میں عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے ان پر ہرجانہ دلوایا جاسکتا ہے۔ پریس کا ایک اپنا غیر تحریری ضابطہ اخلاق ہوتا ہے جس کی پابندی کی جاتی ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

فلاحی ریاستوں میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا کردار بھی بہت اہم ہے۔ تفریح اور کھیل میں ریڈیو اور ٹی وی کا کردار متوازن ہوتا ہے۔ حزب اختلاف کو بھی مناسب وقت دیا جاتا ہے۔ سیاسی اور معاشی تجزیے بہت زیادہ پیش کیے جاتے ہیں جس وجہ سے حکومت غیر قانونی کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی کیوں کہ اسے علم ہوتا ہے کہ اگر صحافیوں کو بھنک پڑ گئی تو اس کے لیے جیتے جی قیامت آ جائے گی۔

سوال نمبر 4 ریاست کے اہم فرائض تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب: ریاست کے اہم فرائض (Functions of State):

لازمی فرائض: ریاست کے لازمی فرائض حسب ذیل ہیں:

1۔ **ملکی دفاع اور سالمیت:**

ریاست کا لازمی فرض ہے کہ وہ ملکی دفاع اور سالمیت کے لیے ایک مضبوط اور اعلیٰ تربیت یافتہ فوج رکھے۔

2۔ **ملکی امن و امان کا فروغ:**

ریاست میں امن و امان قائم رکھنا بھی ریاست کی لازمی ذمہ داری ہے تاکہ شہریوں کی جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔ اس مقصد کے لیے ریاست ایک منظم "پولیس کا ادارہ" رکھتی ہے۔ ریاست ایسے قوانین بناتی ہے جس سے مجرم کو جرم کی معقول سزا ملتی ہے اور جرائم کی ہر طرح سے حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

3۔ **عدل و انصاف کا قیام:**

شہریوں کے حقوق اور آزادی کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ریاست انہیں جلد اور سستا انصاف مہیا کرے۔ اس کے لیے آزاد عدالتی نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ آزاد عدالتی نظام میں عدلیہ عاملہ کے اثر و رسوخ سے آزاد ہوتی ہے اور قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہوتے ہیں۔

4۔ **بین الاقوامی تعلقات کا فروغ:**

ریاستوں کے باہمی تعلقات بین الاقوامی تعلقات کہلاتے ہیں۔ آج ریاستوں کے مسائل اتنے بڑھ گئے ہیں کہ کوئی بھی ریاست دوسری ریاست کے ساتھ تعلقات قائم کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔ غریب اور ترقی پذیر ممالک کو امداد لینا ہوتی ہے اور ترقی یافتہ ممالک کو مال کی کھپت کے لیے منڈیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کے قیام کے لیے ریاست "محکمہ امور خارجہ" قائم کرتی ہے۔ یہ محکمہ براہ راست حکومت کے ماتحت ہوتا ہے۔ خارجہ پالیسی میں قومی مفاد کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

اختیاری فرائض:

1۔ **شہریوں کے لیے تعلیم و تربیت کا انتظام:**

ریاست شہریوں کے لیے تعلیم کا مفت بندوبست کرتی ہے اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلے صرف قابلیت کی بنیاد پر دیے جاتے ہیں۔ تعلیم ریاست کی ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

2- صنعت و تجارت:

صنعتی انقلاب کے بعد زراعت کی جگہ صنعت و تجارت نے لے لی ہے۔ اس وجہ سے ریاست ملکی ترقی کے لیے صنعت و تجارت کی طرف خصوصی توجہ دیتی ہے۔ درآمدات اور برآمدات میں توازن برقرار رکھا جاتا ہے۔ مزدوروں کے مفاد کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری صنعتوں میں مقابلے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ملک میں فنی تعلیم کی تربیت کے مراکز قائم کیے جاتے ہیں تاکہ صنعتوں کے لیے ماہر کاری گر دستیاب ہوسکیں۔

3- زرعی آب پاشی:

زرعی آب پاشی ترقی کے سلسلے میں اچھے بیج، بہتر نظام آب پاشی اور کسانوں کے مفادات کا تحفظ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں ریاست کئی اہم اقدامات کرتی ہے۔

4- مواصلات کی ترقی:

ملکی معیشت کی ترقی میں مواصلات، رسل و رسائل بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آمد و رفت کی سہولتیں جتنی بہتر ہوں گی اتنا ہی ریاست کی ترقی میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ ان ہی وجوہات کے پیش نظر ریاست ریلوے کا نظام قائم کرتی ہے۔ سڑکیں بنواتی ہے، پل تعمیر کرواتی ہے، ڈاک، تار، ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ کے انتظام پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔

5- صحت عامہ اور طبی امداد:

عوام کی صحت کا خیال رکھنا ریاست کا اولین فریضہ ہے کیونکہ اگر عوام کی صحت اچھی نہیں ہوگی تو ریاست کبھی بھی ترقی نہیں کر سکے گی۔ بیمار شہری نہ تو اچھے شہری بن سکتے ہیں اور نہ بیرونی حملے کے وقت ملک کا دفاع کر سکتے ہیں۔ اس لیے ریاست صحت عامہ کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔ مفت طبی امداد فراہم کرنا بھی ریاست کا فرض ہے۔

6- شہریوں کو بچت کی ترغیب:

ریاست اپنے شہریوں کو بچت کی ترغیب بھی دیتی ہے تاکہ سرمایہ کاری کا عمل تیز ہو۔ ماہرین کا خیال ہے کہ ہر فرد کو اپنی آمدنی کا کم سے کم 20 فیصد حصہ ضرور بچانا چاہیے۔

7- فرد کو سماجی تحفظ کی فراہمی:

ریاست کے ہر فرد کو سماجی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ روزگار کی ضمانت دی جاتی ہے۔ غریبوں کی امداد کی جاتی ہے اور ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ جہالت اور دیگر معاشرتی برائیوں کو ختم کرنے کے لیے ریاست محتاج خانے، یتیم خانے، انڈسٹریل ہوم، اندھے، گونگے اور بہرے افراد کے لیے اسکول قائم کرتی ہے۔

8- شہریوں کی سماجی اور اخلاقی اصلاح:

ریاست اپنے شہریوں کی سماجی اور اخلاقی اصلاح کے لیے بھی مختلف اقدامات کرتی ہے۔ اس سلسلے میں شادی، طلاق، جائیداد، وراثت اور

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

عورتوں کے حقوق کے لیے مناسب قانون بناتی ہے۔ فحش کتابوں کی اشاعت و درآمد پر پابندی ہوتی ہے۔ اخلاق سے گرے ہوئے اشتہارات، گداگری اور عصمت فروشی کی لعنت، جوا اور منشیات کے اڈے وغیرہ کا وجود نہیں ہوتا۔

آخری بات یہ ہے کہ ریاست بیرونی جارحیت کا مقابلہ کرنے اور اندرون ملک امن وامان برقرار رکھنے کے لیے جبری کارروائی بھی کر سکتی ہے۔

سوال نمبر 5 فلاحی ریاست اور ذرائع ابلاغ عامہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مفصل بیان کیجیے۔

جواب: فلاحی ریاست اور ذرائع ابلاغ عامہ: Welfare State and means of Mass Communication

مغربی مفکرین کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں فلاحی ریاست کے تصور کی ابتدا انگلستان سے ہوئی اور پروفیسر لاسکی (1893ء۔1950ء) پہلا مفکر ہے جس نے یہ تصور پیش کیا۔ یہ دعویٰ درست نہیں ہے کہ تاریخی حقائق کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چودہ سو سال قبل فلاحی ریاست کا تصور اسلام نے پیش کیا تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ مدینہ کی اسلامی ریاست حقیقی معنوں میں پہلی مثالی فلاحی ریاست تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کا عہد اسلامی فلاحی مملکت کا مثالی نمونہ ہے۔ آپ تمام امور باہمی مشاورت سے انجام دیتے تھے۔ مجلس شوریٰ کے علاوہ عام رعایا کو بھی انتظامی امور میں مداخلت کا حق حاصل تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ میں بیت المال قائم کیا اور مختلف اضلاع میں اس کی شاخیں قائم کیں۔ آپ کا عدل آج تک ضرب المثل ہے۔

مغربی مفکرین نے ریاست کے مقاصد اور فرائض کے متعلق مختلف نظریات پیش کیے ہیں۔ بعض نے ریاست کو بہ ذاتِ خود مقصد اور بعض نے حصولِ مقصد کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یہ نظریات تاریخی حالات کی پیداوار ہیں۔

سترہویں صدی کے نصف تک یورپ میں مطلق العنان حکومتیں قائم تھیں۔ عوام مکمل طور پر حکمرانوں کے رحم و کرم پر تھے۔ سترہویں صدی کے آخری برسوں میں آزادی، مساوات اور اخوت کے تصورات یورپی عوام میں مقبول ہونے لگے۔ لوگوں نے شخصی آزادی حاصل کرنے کی وجہ سے جدوجہد شروع کر دی۔ نتیجے کے طور پر حکمرانوں کے اختیارات میں کمی اور عوام کی آزادی میں اضافے کا عمل شروع ہوا۔

انیسویں صدی میں نظریہ انفرادیت (Individualism) بڑا مقبول ہوا اور اس نظریے کے حامیوں کا خیال تھا کہ ریاست کو عوام کے معاملات میں کم سے کم مداخلت کرنی چاہیے۔ اس نظریے کی بدولت یورپ کی بیشتر ریاستوں میں عوام کو بہت زیادہ آزادی مل گئی۔ اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوئے۔ سرمایہ داروں نے دولت کی ہوس میں مزدوروں پر بے پناہ مظالم ڈھائے اور حکومت مزدوروں کی قابل رحم حالت کو خاموش تماشائی بن کر دیکھتی رہی۔ اس نظریے کے خلاف شدید ردعمل کے طور پر نظریہ اشتراکیت (Socialism) پیش کیا گیا۔ یہ نظریہ بھی انتہاپسند اور نظریہ انفرادیت کی ضد ہے۔ اس نظریے کے حامیوں کا خیال ہے کہ ریاست ایک مطلق العنان ادارہ ہے اور فرد کی زندگی کا کوئی پہلو اس کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں۔ یہ نظریہ جمہوریت کے خلاف تھا۔ لہٰذا عوام اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان میں فلاحی ریاست کے نظریے نے جنم دیا۔

اس نظریے کے مطابق سب سے بڑے مبلغ پروفیسر لاسکی تھے۔ یہ ایک معتدل نظریہ ہے اس میں انفرادیت اور اشتراکیت دونوں کے اچھے اصولوں کو شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ نظریہ فرد کی آزادی اور ریاست کے اختیارات کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

ریاست کو فرد کے معاملات میں مداخلت کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ وہ مداخلت فرد کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لیے کی جائے۔ یہ نظریہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر سب ہی ممالک میں مقبول ہو رہا ہے اور اچھی حکمرانی (Good Governance) کے بنیادی اصول متعین کر رہا ہے لیکن امریکا میں اس نظریے کو زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔ امریکی اسے اشتراکیت کے ہم معنی سمجھتے ہیں۔ اس مخالفت کے باوجود امریکی ریاست بھی بہت سے فلاحی نوعیت کے فرائض انجام دے رہی ہے۔

سوال نمبر 6 اطلاعاتی ٹیکنالوجی پر نوٹ لکھیے۔ Karachi Board 2010

جواب: **اطلاعاتی ٹیکنالوجی (Information Technology "I.T"):**

موجودہ عہد میں اطلاعاتی ٹیکنالوجی کی ایجاد نے قوموں کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) دراصل کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کا مجموعہ ہے۔ کمپیوٹر میں مختلف ملکوں اور اداروں کے بارے میں اعداد و شمار جمع کیے جاتے ہیں اور ٹیلی کمیونیکیشن یا انٹرنیٹ (Internet) کے ذریعے اطلاعات یا معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ سائنس کی اس حیرت انگیز ایجاد نے دنیا کو (Global Village) میں تبدیل کر دیا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں شہریوں کے بیڈ روم میں رکھے ہوئے ٹیلی ویژن سیٹ ملٹی نیشنل سیٹلائٹ چینل سے منسلک ہو گئے ہیں اور اطلاعات کے اعلیٰ ذرائع نے مختلف انسانی معاشروں پر مکمل دسترس حاصل کر لی ہے۔ اب کمپیوٹر نیٹ ورکنگ کے مربوط نظام کے تحت کمپیوٹر سے واقفیت رکھنے والا شخص صبح ناشتے کی میز پر انٹرنیٹ سسٹم کے ذریعے دنیا بھر کے اخبارات کے صفحہ اول پر شائع ہونے والی خبروں کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ ان حالات میں ریاستوں کے لیے غلط معلومات دینا یا اعداد و شمار میں ہیر پھیر کرنا ممکن نہیں رہا۔

روس (سوویت یونین) کے زوال (1991ء) کے بعد دنیا میں آزاد معیشت کا نظام رائج ہو رہا ہے۔ اس نظام کے تحت حکومتیں اپنے روایتی اختیارات سے محروم ہو رہی ہیں۔ ماضی میں جو فرائض حکومتیں انجام دیتی تھیں اب وہ نجی شعبوں کو منتقل ہو رہی ہیں۔ اس سے بلاشبہ نئی معاشرتی تبدیلیاں بھی رونما ہو رہی ہیں۔ یہ نئی معاشرتی تبدیلیاں بلاشبہ پرانی اقدار سے مختلف ہیں۔ اس تناظر میں آزاد معیشت کی بنیاد پر قائم ہونے والے معاشروں میں ذرائع ابلاغ بنیادی ستون کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ فلاحی ریاستوں میں ذرائع ابلاغ کی شکل میں احتساب کا ایک ایسا بے رحم نظام قائم ہے جس کی موجودگی میں کسی کو ملک و قوم کی قسمت سے کھیلنے کی جرأت نہیں ہوتی۔

سوال نمبر 7 ریاست کی تعریف کریں نیز اسلامی ریاست کے عناصر بیان کیجیے۔

جواب: **ریاست کی تعریف اور عناصر:**

اسلامی ریاست کے لیے بھی آبادی، علاقہ، حکومت اور اقتدار اعلیٰ چار عناصر لازمی ہیں۔ البتہ اسلامی ریاست میں ان چار عناصر کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔

1۔ آبادی:

اسلامی ریاست کی آبادی مسلم اور غیر مسلم دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ غیر مسلم ''ذمی'' کہلاتے ہیں۔ ذمیوں کی جان و مال اور عزت و

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

آبرو کی حفاظت کرنا اسلامی ریاست کا فرض ہے۔اس حفاظت کے عوض اسلامی ریاست میں ذمیوں سے ایک معمولی ٹیکس ''جزیہ'' وصول کیا جاتا ہے۔ سربراہ مملکت اور چند دیگر کلیدی عہدوں کے علاوہ باقی تمام عہدوں پر فائز ہونے کا ذمیوں کو بھی مسلمان شہریوں کے مساوی حق حاصل ہوتا ہے۔

2- علاقہ:

اسلامی ریاست کے لیے اپنا علاقہ ہونا ضروری ہے۔ اسلامی ریاست اپنے علاقے سے نہیں بلکہ نظریہ سے پہچانی جاتی ہے۔ اسلام پوری دنیا کو اپنے دائرہ میں لا کر ایک عالم گیر ریاست قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ دنیا میں احکامات خداوندی کا مکمل نفاذ ہو۔ ظلم و زیادتی کا خاتمہ ہو اور امن و خوشحالی کا دور دورہ ہو سکے۔

3- حکومت:

اسلامی ریاست کا نظامِ حکومت بھی تین اداروں مقننہ، عاملہ اور عدلیہ پر مشتمل ہے۔ مقننہ کے فرائض خلیفۃ المسلمین کی سربراہی میں ایک مجلس شوریٰ انجام دیتی ہے۔ تمام قوانین قرآن اور احادیث کی روشنی میں وضع کیے جاتے ہیں۔ عاملہ کا سربراہ خلیفہ ان تمام امور کی نگرانی کرتا ہے جو اسے شریعت کی جانب سے دیے گئے ہیں۔ خلیفہ عوام کی رائے سے منتخب کیا جاتا ہے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کے سلسلے میں اللہ اور عوام دونوں کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست میں عدلیہ پوری طرح آزاد ہوتی ہے۔ خلیفہ یا مجلس شوریٰ اس پر دباؤ نہیں ڈال سکتے۔ عدلیہ بہ وقت ضرورت خلیفۂ وقت کو بھی بطور گواہ یا ملزم طلب کر سکتی ہے۔

4- اقتدارِ اعلیٰ:

اسلام کے سیاسی نظریات میں اقتدارِ اعلیٰ سے مراد ایک ایسی قوت ہے جو مملکت میں قانون بنانے اور اسے نافذ کرنے کی اہلیت رکھتی ہو اور جس کی ہستی اور طاقت لامحدود ہو۔ یہ ہستی اپنی طاقت و اقتدار میں واحد اور لاشریک ہو، غیر فانی ہو، اس کی تمام کائنات پر حکمرانی ہو۔ اس کے اختیار اور اس کے بنائے ہوئے قانون میں رد و بدل کرنے کا کوئی دوسرا مجاز نہ ہو۔ قرآن کریم میں یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ کی بیان کی گئی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حکومت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ جو بالادست اور بڑا ہے۔ (یوسف:40)

اسلامی حکومت میں تمام فیصلے قرآن و سنت کے مطابق طے کیے جاتے ہیں۔ اکثریت تو کجا تمام عوام مل کر بھی قرآن و سنت کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

''خباثت اور پاکیزگی کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ خواہ خباثت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔'' (المائدہ:100)

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

درسی کتاب کی مشق

سوال نمبر 1: ریاست کی تعریف کیجیے اور اس کے عناصر بیان کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 1۔

سوال نمبر 2: اسلامی ریاست کے عناصر اور مقاصد بیان کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 2۔

سوال نمبر 3: فلاحی ریاست میں ذرائع ابلاغ کے کردار کا جائزہ لیں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 3۔

سوال نمبر 4: خالی جگہوں کو پُر کریں۔

(i) ریاست کے چار اجزاء آبادی، علاقہ، حکومت اور اقتدار اعلیٰ ہیں۔

(ii) حکومت ریاست کا ایک جزو ہے جس کا کام قانون بنانا اور نافذ کرنا ہے۔

(iii) اقتدار اعلیٰ شہریوں پر وہ اعلیٰ اختیار ہے۔ جو کسی قانون کا پابند نہیں ہوتا۔

(iv) اسلامی ریاست میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(v) انفارمیشن ٹیکنالوجی کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور ٹیلی کیمونی کیشن کا مجموعہ ہے۔

(vi) انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر کے بڑے اخبارات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل میں سے صحیح اور غلط بیانات منتخب کریں۔

(i) ارسطو انسان کو معاشی حیوان قرار دیتا ہے۔ (صحیح)

(ii) افلاطون نے ریاست کی آبادی کی حد 10 ہزار مقرر کی تھی۔ (غلط)

(iii) سمندری سرحد کو ساحل سے 120 میل تک تصور کیا جاتا ہے۔ (غلط)

(iv) جین بودین برطانیہ کا رہنے والا تھا۔ (غلط)

(v) ریاست ایک علاقائی تنظیم ہے۔ (صحیح)

(vi) دنیا میں اسلامی معیشت کا نظام رائج ہے۔ (غلط)

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com